ایمنسٹی انٹرنیشنل

پریس ریلیز

5 جون 2023 00:01 BST تک جاری کرنے پر عارضی پابندی

عالمی: پاکستان میں چلچلاتی شدید گرمی کے اثرات کی تخفیف کے لئے بین الاقوامی اقدامات نہایت اہم

ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اپنی تازہ رپورٹ "بھڑکتے ہنگامی حالات: پاکستان میں شدید گرمی اور حق صحت" میں کہا ہے کہ پاکستان میں متواتر شدید گرمی کی لہریں انسانی حقوق پر تباہ کن اثرات ڈال رہی ہیں۔ اس صورتحال کے پیش نظر عالمی سطح پر فوری اقدامات کی ضرورت ہے۔

ماحولیات کے عالمی دن کے موقع پر جاری ہونے والی اس رپورٹ میں پاکستان میں شدید گرمی کے لوگوں کی زندگیوں اور صحت و معاش کے حق پر پڑنے والے اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ دنیا کے کچھ گرم ترین شہروں میں غربت میں رہنے والے لوگوں کی جدوجہد پر روشنی ڈالتی ہے۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل کی جنوبی ایشیاء میں ڈپٹی ریجنل ڈائریکٹر ڈنیوشیکا ڈیسانائیکے کا کہنا تھا کہ "پاکستان موسمیاتی بحران کی صف اول میں کھڑا ہے۔ موسمیاتی ناانصافی واضح طور پر نظر آتی ہے۔ موسمیاتی تبدیلی میں ان کی چھوٹی سی شراکت کے باوجود اس کے لوگوں کو غیر متناسب سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو اکثر جان لیوا ہوتے ہیں۔ اس پیمانے کے موسمیاتی بحران سے نمٹنے کے لیے عالمی توجہ اور اقدام کی ضرورت ہے۔ دولت مند ممالک کو اس ضمن میں ادا کئے جانے والے اپنے اہم کردار کے بارے میں کوئی غلطی نہیں کرنی چاہئے"۔

ان کا مزید کہنا تھا کہ "ماحولیات کے عالمی دن کے موقع پر ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری رپورٹ انتہائی درجہ حرارتوں کا سامنا کرنے والے انتہائی پسماندہ افراد کے تئیں ہماری اجتماعی ذمہ داری کی یاد دہانی کے طور پر کام کرے گی۔ انہیں سخت گرم حالات میں رہنے پر مجبور کیا جا رہا ہے کیوں کہ ہر سال جھلسا دینے والے درجہ حرارت میں مزید اضافہ ہوتا جا رہا ہے جبکہ ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے وقت گزارتے جا رہے ہیں۔ مزید تاخیر کے بغیر امیر ممالک کو اخراج کو کم کرنے، رکازی ایندھن کو تیزی سے ختم کرنے اور لوگوں کو ان حالات سے موافق بنانے کے لئے مالی اعانت کی فراہمی اور سی او پی 27 کے موقع پر قائم شدہ نقصان و خسارہ فنڈ کو جلد از جلد فعال کیا جائے"۔

رپورٹ میں حکومت پاکستان سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ انسانی حقوق کے قوانین اور معیارات سے ہم آہنگ گرمی سے متعلق جامع ایکشن پلان تیار کرے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ شدید گرمی کے صحت پر پڑنے والے اثرات سے خاص طور پر متاثر ہونے والے گروہوں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے۔

یہ رپورٹ پاکستان میں 2021 اور 2022 کے موسم گرما کے مہینوں کے دوران لاہور اور جیک آباد میں شدید گرمی کے منفی اثرات کا سامنا کرنے والے 45 افراد کے بنفس نفیس انٹرویوز پر مبنی ہے۔ جیکب آباد دنیا کے گرم ترین مقامات میں سے ایک ہے۔ جون 2021 میں اس کا بلند ترین درجہ حرارت ناقابل برداشت 52 ڈگری سینٹی گریڈ تک پہنچ گیا تھا۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل نے ان لوگوں کا انٹرویو کیا جن کو گرمی کا زیادہ خطرہ ہے ان میں زرعی مزدور، اینٹ بھٹہ فیکٹریوں میں کام کرنے والے مزدور، ڈلیوری رائیڈرز، پولیس افسران، صفائی ملازمین اور گھروں سے باہر کام کرنے والے دیگر افراد شامل ہیں۔

جیکب آباد اور لاہور میں ہیلتھ ورکرز سے کیے گئے انٹرویو میں ہیٹ اسٹروک، غنودگی، سانس لینے میں دشواری، معدے میں جلن، چکر آنا، بخار، جسم میں درد، آنکھوں کے انفیکشن اور شدید گرمی کے دوران سر درد میں اضافہ دیکھا گیا۔ لاہور کے ایک ہیلتھ ورکر نے ایمنسٹی انٹرنیشنل کو بتایا کہ "مئی اور جون میں ہیٹ ویو کی وجہ سے بہت سے مریض ہمارے پاس آئے۔ ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ میں روزانہ 50-60 کیسز آتے تھے۔"

"ہمارے لئے کوئی جائے پناہ نہیں"

انٹرویوز سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شدید گرمی کا اثر جہاں ہر کوئی محسوس کرتا ہے وہیں کچھ لوگ اپنی سماجی و اقتصادی حیثیت کی وجہ سے بہت بدتر حالات میں ہوتے ہیں۔

جیکب آباد کی ایک کچی آبادی میں رہنے والی ایک خاتون نے کہا؛ "ہم کسی اور کے مقابلے میں گرمی سے زیادہ متاثر ہیں۔ گرم موسم غریب لوگوں کو متاثر کرتا ہے۔ ہمارے لیے کوئی جائے پناہ نہیں۔"

ایمنسٹی انٹرنیشنل نے یومیہ اجرت پر کام کرنے والے جن مزدوروں کا انٹرویو کیا ان کا کہنا تھا کہ شدید گرمی کے دوران گھروں میں رہنے کی صحت ہدایات کے باوجود ان کے پاس گرمی محسوس ہونے پر بھی کام جاری رکھنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔ جیکب آباد میں ایک ٹریکٹر ڈرائیور نے کہا؛ "اگر ہم چھٹی لیتے ہیں تو کوئی یومیہ اجرت نہیں ملے گی... غربت کی وجہ سے ہمیں موسم سے قطع نظر کام کرنا پڑتا ہے۔"

غربت میں زندگی بسر کرنے والے اور غیر رسمی شعبہ جات میں کام کرنے والے لوگ جن کے پاس غیر یقینی کام، کم آمدنی اور آرام و چھاؤں کے کم مواقع ہیں، جن کے پاس مدد تک محدود یا کوئی رسائی نہیں ہے انتہائی درجہ حرارت سے بری طرح متاثر ہوتے ہیں۔

مزید برآں خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کی کثیر سطحی اور ایک دوسرے سے جڑے ہوئے طریقوں کی ہیٹ ویو سے نمٹنے کی ان کی صلاحیت کو مجروح ہوتی ہے جس کے ممکنہ طور پر ان کی اور ان بنا پر بھی کے بچوں کی صحت پر خطرناک اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

"حکومت غائب ہے"

جیکب آباد میں ایک اینٹوں کے بھٹے کے مالک کا کہنا تھا؛ "اگر حکومت نے اس علاقے کی دیکھ بھال کی ہوتی تو جیکب آباد ایک اچھی جگہ ہوتی۔ لیکن حکومت یہاں غائب ہے۔"

جیکب آباد اور لاہور میں شدید درجہ حرارتوں کے باوجود دونوں میں سے کسی ایک بھی شہر میں گرمی کی لہر سے نمٹنے کا منصوبہ یا آب و ہوا سے متعلق حساس سماجی تحفظ کا کوئی طریقہ کار موجود نہیں ہے۔
پاکستان میں چار کروڑ سے زائد افراد کو بجلی تک رسائی حاصل نہیں ہے۔جبکہ دوسروں کے پاس بے ترتیب

اور بے قاعدہ ترسیل ہے۔ غربت میں زندگی بسر کرنے والے لوگوں کے پاس پنکھوں یا ایئر کنڈیشننگ یونٹوں کے لئے بجلی تک رسائی نہیں ہے یا وہ اس کے اخراجات برداشت کرنے سے قاصر ہیں اور نہ ہی وہ سولر پینل خرید سکتے ہیں۔

گرمی سے بچنے کے بارے میں صحت عامہ کے بہت سے مشورے یہ فرض کر لیتے ہیں کہ لوگ گھر کے اندر رہنے، کام کے اوقات کار میں تبدیلی کے لئے بات چیت کرنے، وافر پانی تک رسائی، صحت کی دیکھ بھال اور ٹھنڈک کے طریقہ کاروں تک رسائی حاصل کرنے کے متحمل ہوسکتے ہیں۔

ڈینوشیکا ڈیسانائیکے کا کہنا تھا کہ "باقاعدہ منصوبہ سازی سے بنایا اور وافر وسائل سے لیس سماجی تحفظ کے پروگرام بحران در بحران کے شکار پاکستان میں موسمیاتی تبدیلی کے کچھ بدترین اثرات کو کم کرنے میں مدد کرسکتے ہیں"

انسانی حقوق سے ہم آہنگ موسمیاتی فنڈنگ کی جانب

ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ میں پاکستان میں حکومت اور بین الاقوامی برادری کے لیے سفارشات کی ایک جامع فہرست مرتب کی گئی ہے۔ ان میں پاکستانی حکام سے گرمی کی لہروں کے تناظر میں ضروریات کا جائزہ لینے کا مطالبہ کرنا، انتہائی پسماندہ افراد پر -ان کی شراکت کے ساتھ- توجہ مرکوز کرنا، انسانی حقوق سے مطابقت رکھنے والے گرمی کے لائحہ عمل کے منصوبے تیار کرنا اور ان پر عمل درآمد کرنا اور گرمی کی لہروں سے نمٹنے میں لوگوں کی مدد کے لیے موثر سماجی تحفظ فراہم کرنا شامل ہے۔

ان تمام اقدامات کے لئے اچھے خاصے مالی وسائل کی ضرورت ہوتی ہے اور بین الاقوامی برادری کو اس بات کو یقینی بنانے کے لئے متحد ہونا چاہئے کہ یہ دستیاب ہوں۔ قرضوں کی ادائیگیاں جو اس وقت حکومتی محصولات اور اخراجات کی ایک بڑی مقدار پر محیط ہے میں چھوٹ سرمایہ فراہم کرنے کا ایک ذریعہ ہوسکتا ہے۔

امیر ممالک کو انسانی حقوق کی ذمہ داریوں کے مطابق اخراج کو کم کرنے اور رکازی ایندھن کو مرحلہ وار ختم کرنے کے لئے اقدامات تیز کرنے کی ضرورت ہے اور پاکستان کو مناسب مطابقت پذیر اقدامات کرنے، نقصان اور خسارے کے لئے موثر تلافی دستیاب بنانے کے ساتھ ساتھ انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے ضروری دیگر اقدامات فراہم کرنے کے لئے ضروری مالی اعانت اور مدد فراہم کرنے کی ضرورت ہے. انہیں موسمیاتی تبدیلی میں تخفیف اور موافقت کی فنڈنگ کے درمیان بہتر توازن کو یقینی بناتے ہوئے موسمیاتی فنڈنگ میں نمایاں اضافہ کرنا چاہئے جس میں انسانی حقوق سے موافقت رکھتے نقصان اور زیاں کی ضروریات کا تخمینہ لگانے کے لئے مدد بھی شامل ہے۔

ڈینوشیکا ڈیسانائیکے کا کہنا تھا کہ "یہ بہت اہم ہے کہ آب و ہوا کے بحران کے لئے سب سے زیادہ ذمہ دار دولت مند ریاستیں نہ صرف موافقت کی حمایت کریں بلکہ پاکستان جیسے ممالک میں موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے شدید ہیٹ ویو کی وجہ سے لوگوں کو ابھی یا مستقبل میں ہونے والے نقصانات اور خسارے کے ازالے کے لئے بھی فنڈز فراہم کریں"۔

-"یہ رپورٹ ہمیں اس تباہی کی کہانی سناتی ہے جو حکومتوں خاص طور پر امیر ممالک اور دیگر ایسے افراد جو رکازی ایندھن سے دوسرے زرائع پر منصفانہ اور تیزی سے منتقلی کی مخالفت کر رہے ہیں کے غیر ذمہ دارانہ اور بلا روک ٹوک اقدامات کے پیچھے آئی ہے۔ انہیں اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ انسانی حقوق کو پہنچنے والے نقصانات ناقابل تلافی نہ ہوں اور وہ اپنی انسانی حقوق کی ذمہ داریوں کے مطابق ماحولیاتی انصاف کے حصول کے لیے کام کریں.

ختم شد

مزید سوالات کے لئے برائے مہربانی رابطہ کریں:

press@amnesty.org

نازیہ ارم

میڈیا مینجر

برائے جنوبی ایشیا

ایمنسٹی انٹرنیشنل - انٹرنیشنل سیکرٹریٹ

1 ایسٹون اسٹریٹ، لندن WC1X 0DW

Mob: +44 7949 437257

بعد از دفتری اوقات پریس آفس رابطہ: +442030365566